اسلام و سائنس

مولانا رضا حسین رشید ترابی بی اے

نذرِ عقیدت:-

از سیّد مجتبیٰ احمد بی ایس سی

ترپ بازار جام باغ
۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ

۲ر۶ر

۷۸۶

مغربی علوم کے دلدادگان نے عالم کے مذاہب کو بے بنیاد اور
جھوٹی کہانیوں کا مجموعہ قرار دیا ہے۔ اور اسکی وجہ یہ تھی کہ علوم عصریہ نے
حقایق اشیاء کو نہ صرف عقلی دلائل بلکہ تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت کرنیکی
کوشش کی اور اس تجربہ اور مشاہدہ کے حسابی نتائج کا مذہب نے پوری طرح
ساتھ نہ دیا یہ غیر متوقع امر نہ تھا کہ انکشافات جدیدہ پر جان دینے والے
مذہب کی حقیقی دعوت سے ناواقف رہ کر مذہب کی توہین کریں
یا اپنے آپ کو لامذہب بنا رکھیں۔

دنیا کے الہامی مذاہب کی تبلیغ کرنے والوں نے کبھی اپنے سائنٹیفک
ریسرچ اسکالر ہونیکا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ ایک شریف ترین مقصد کو
لے کر آئے تھے۔ نظریہ ارتقا کی رو سے جب انسان بہیمیت سے
باہر آ رہا تھا اور اپنے وحشیانہ عادتوں کو چھوڑ رہا تھا تو ہر ایک مبلغ اور
ہادی کا یہ فریضہ رہا ہوگا کہ اسکو اخلاق کی تعلیم دے اور تمدن معاشرت

کے اصول تبلائے اور ایک نادیدہ واجب الوجود قوت کا خوف
دل میں بٹھلا کر اُن کو بُرے اعمال سے روکنے کی کوشش کرے
نہ تو حضرت نوح علم ہیئت اور علم طبقات الارض کے متعلق کچھ گفتگو فرما سکتے
تھے اور نہ حضرت ابراہیم خلیل نے اصول علم حیاتیات یا علم تکوین کائنات سے
اپنی اُمت کو روشناس فرمایا ہوگا ایک تو اس لئے کہ انسانیت ابھی اس قابل
نہ تھی اور دوسرے اس لئے کہ ان انبیاء کی شریعتوں کو ہمیشہ کے لئے بقا نہ تھی۔
صلاحیت اور زمانہ کا تعین یہ دو ایسی چیزیں تھیں کہ ہادیاں ماسبق نے
جن کا ہمیشہ خیال رکھا ہے۔ تاریخ سے پوچھئے کہ خود یورپ کا کیا حال تھا
سر آلیور لاج اپنی مشہور کتاب دی پیاینیرز آف سائینس میں لکھتے ہیں
"کہ میں اک پڑھے لکھے مہذب شخص سے واقف ہوں جنہوں نے
مجھ سے فرمایا تھا کہ میں صابون کے بنے ہوئے حباب کی حقیقت
سمجھنے کی کوشش میں اپنے گھر کی گلی کو بھی عبور نہیں کرنا چاہتا۔ کہتے
ہیں کہ اب غیر ذمہ دارانہ روش ہے تو اگلے زمانہ کا کیا حال ہوگا جب
انسانیت وحشت سے نکل رہی تھی اور جب تاریخ بیرونی جنگ
اور اندرونی بغاوتوں سے بھری پڑی تھی انتہائی اضطراب کے

دور میں سائنس کا ارتقا ناممکن ہے"

یہ امر بالبداہت ظاہر ہے کہ سائنس کی بنیادیں ہمیشہ متزلزل رہتی ہیں
آفتاب کبھی ساکن رہا ہے اور سیارگان نے انکے گرد گردش کی ہے
اور کبھی متحرک رہا ہے اور ساکن زمین کے گرد اسکی گردش بتلائی گئی ہے
مذہب کے ارکان اگر اسطرح سائنس کا ساتھ دیتے ہوئے مضطرب اور
متزلزل رہیں تو صداقت کے قریب کوئی بھی نہ پہونچ سکیگا جو
حقیقی منشا، دین ہے۔

اس لئے مذہب کا کوئی قانون موڑ توڑ کر سائنس کے مطابقت میں
نہیں پیش کیا جا سکتا۔ البتہ تمام عقلا اور علماء سائنس اس امر پر متفق
ہیں کہ سائنس اپنی انتہائی ترقی پر ایک غیر زوال پذیر من اللّٰہی مذہب کے
قوانین کی ہم آہنگ ہو جائیگی۔ جے۔ آرتھامسن ماڈرن سائنس
میں لکھتے ہیں "کہ خواہ ہم پوری طرح سمجھیں یا نہ سمجھیں ہمیں اس قدیم نتیجہ
پر پہونچنا لازم ہے کہ آغاز کے وقت میں بھی دماغ کا وجود تھا۔ تمام
چیزیں اس سے صورت پذیر ہوئیں۔ اس میں وہ آب حیات تھا
جس نے سب کو زندگی بخشی اور یہی زندگی انسان کا سرمایہ ناز ہے۔

"ابتدائے آفرینش کے وقت عقل تھی" عقل کے اعتبار سے کسی الہامی کتاب یا اُسکے مبیّن او رمبلغ نے جملہ انسانی کردار کے قوانین کو وضع کرنیکی ایسی کوشش نہیں کی جتنی کہ قرآن اور اسکے مبلغین نے فرمائی ہیں۔ بیع وشرا۔ نکاح وطلاق۔ رضاعت ومیراث تمدن ومعاشرت سے لیکر فلسفہ منطق۔ کلام۔ مابعد الطبیعات اور مختلف علوم کے اصول آپ کو توریت زبور یا انجیل میں نہیں ملیں گے۔ اعتقاد سے بہت دور ہٹ کر یہ دعویٰ پورے دلائل کے ساتھ کیا جاسکتا ہے کہ یہ ساری چیزیں آپ کو اسلام میں مل سکینگی۔ اور صرف اس لئے کہ رہتی دنیا تک اسلام کو رہنا ہے۔ احکام کا نقص دین میں نقص پیدا کرتا ہے اس لئے دین کا کمال یہ ہے کہ احکام کامل رہیں۔

اس تمہید کے بعد ہم علم تکوین کائنات کے متعلق باب مدینۂ علمؑ کے ایک مہتم بالشان خطبہ کے بعض مقامات کو پیش کرتے ہیں۔ انکشاف جدیدہ پر منطبق کرنا مقصود نہیں بلکہ یہ مقصد نگاہ ہے کہ اسلام نے علم تکوین کائنات کے اصول تیرہ سو برس پہلے تبلا دئے ہیں جبکہ کوئی رصدگاہ نہ تھی کوئی مشاہدات نہ تھے۔ وہ آلات دوربین

وخوردبین موجود نہ تھے مگر باوجود اُس کے ایک خطبہ کے دوران
میں فصاحت کے گرویدہ عربوں کو وہ اہم نکات علم تکوین کے بتلائے
گئے جہاں اپنی انتہائی ترقی پر سائینس پہونچ رہی ہے اِس کے
تعارف کے لئے پہلے جے۔ آرتھامسن۔ یل۔ یل ڈی پروفیسر جامعہ
ابڈرین کی تاریخ موالید سے چند جملہ نقل کئے جاتے ہیں " ہمیں یہ خیال
نہ کرنا چاہیئے کہ تشکیل عوالم کا علم جسے اکثر کائنات کے نام سے موسوم
کیا جاتا ہے محض قیاسیات بہ جانب حقیقت کا مجموعہ ہے برخلاف
اس کے اس علم کی بنیاد اُن مشاہدات پر ہے جو فی زمانہ کئے جاتے
ہیں۔ اور علم ہیئت علوم صحیحہ کی نہایت مستند شاخوں میں سے ہے
محض قیاس آرائیوں پر مبنی نظریہ زیادہ دنوں تک باقی نہیں رہتا
جسطرح ہم سطح زمین پر ہونیوالے موجودہ واقعات سے کروروں
برس پہلے کے واقعات کے متعلق رائے قائم کرسکتے ہیں۔ اسی طرح
ہم زمین کی ابتدا کو آفتاب سے اور آفتاب کے آغاز کو سحابیہ سے
متعلق کرتے ہیں۔ جس سے ستاروں کے گچھے بنتے ہیں تاکہ ہم آج کل
بھی سحابیہ سے مجمع ستارگان بنتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ لیکن ہوائی

ہے کہ کیا ہم اپنے تصور کو اس سے بھی آگے سحابیہ سے پیشتر کے زمانہ تک بڑھا سکتے ہیں۔

اگر کسی عالم تکوین کائنات کو مجبور کیا جائے تو شاید وہ ہم کو ایک سیڑھی پیشتر تک اور پہونچا سکے جس میں کہ اس عالم کا تمام مادّہ خلا میں ہموار انہ پھیلا ہوا تھا۔ یہ حالت موجودہ زمانہ کی اُس حالت سے بہت مشابہ تھی جو بین نجمی فضا کے کائناتی ابر میں فی الوقت جواہر کی ہے۔ ممکن ہے کہ ابتدائی حالت میں عالم ایک دوسرے سے بہت دور واقع یا نہایت غیر متلازم جواہر کی شکل میں ہو۔ جنہوں نے رفتہ رفتہ سحابیہ کی شکل اختیار کر لی ہو........ بعض علماء کا خیال ہے کہ سالمات مادّہ کی ہموارانہ تقسیم بگڑ گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سالمات کے ایسے لاکھوکھا جھنڈ دار خطّے صورت پذیر ہو گئے جو غیر معمولی طور پر وسیع تھے اور ایک دوسرے سے اربوں میل کی دوری پر واقع تھے۔ یہی ابتدائی سحابیہ تھے جن سے ستاروں کے جھنڈ بنے

ان نظریات کے بعد اہل ذوق کو دعوت نقد و نظر دیتے ہوئے یہ خطبہ نقل کیا جاتا ہے۔ عقیدہ سے ہٹ کر عصبیت کو راہ نہ

دیتے ہوئے اگر غور فرمایا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ وہم اور تخیل نہیں ہے نہ کسی اور فلسفی کے اسلام کے پہلے یہ افکار رہے اس لئے کسی ماخذ کا گمان نہیں ہوتا۔ خطبہ ایک طرف انتہائی فصاحت کا مظہر ہے اور دوسری طرف ادق سے ادق مضامین اس رنگ سے ادا فرمائے گئے ہیں کہ الہام کی شان پیدا ہوگئی ہے۔

یہ ملحوظ خاطر رہے کہ آج کل مسئلہ ارتقاء (ایوولیوشن) حکماء عالم کے پاس ثابت و محقق ہے کہ یکایک کوئی چیز نہیں ہوتی۔ قرآن مجید نے اس مسئلہ کو یوں بوضاحت ارشاد فرمایا ہے کہ۔

اللّٰہ الّذی خلق السمٰوٰت والارض وما بینھما فی ستۃ ایام

اور ایک دن کے متعلق فرمایا فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون

اور دوسری جگہ ارشاد ہوا کان مقدارہ خمسین الف سنۃ۔ اس طرح ایک دن ہزار برس یا ۵۰ ہزار برس کے برابر ہوا اور پھر پوری سال ہو تو ارتقا ثابت ہے خلقت انسانی میں چھ مدارج تبلائے گئے۔ جماد۔ نبات و حیوان سب کے مدارج خلقت میں ارتقا ہے۔

بدیہیات کا انکار نہ کرتے ہوئے حکماء اس خطبہ سے مسئلہ ارتقا کا استنباط فرما سکتے ہیں

٥٨٦

اَنْشَأَ الْخَلْقَ اِنْشَاءً ۔ وَابْتَدَاَهُ ابْتِدَاءً ۔
اَحَالَ الْاَشْيَاءَ لِاَوْقَاتِهَا ۔ وَلَاءَمَ بَيْنَ مُخْتَلِفَاتِهَا
وَغَرَّزَ غَرَائِزَهَا ۔ وَاَلْزَمَهَا اَشْبَاحَهَا ۔ عَالِمًا بِهَا
قَبْلَ اِبْتِدَائِهَا ۔ مُحِيْطًا بِحُدُوْدِهَا وَانْتِهَائِهَا ۔
عَارِفًا بِقَرَائِنِهَا وَاَحْنَائِهَا ۔ ثُمَّ اَنْشَاءَ سُبْحَانَهُ
فَتْقَ الْاَجْوَاءِ ۔ وَشَقَّ الْاَرْجَاءِ ۔ وَسَكَائِكَ
الْهَوَاءِ فَاَجْرٰى فِيْهَا مَاءً مُتَلَاطِمًا
تَيَّارُهُ ۔ مُتَرَاكِمًا زَخَّارُهُ ۔ حَمَلَهُ عَلٰى
مَتْنِ الرِّيْحِ الْعَاصِفَةِ ۔ وَالزَّعْزَعِ ۔
الْقَاصِفَةِ ۔ فَاَمَرَهَا بِرَدِّهِ ۔ وَسَلَّطَهَا
عَلٰى شَدِّهِ وَقَرَنَهَا اِلٰى حَدِّهِ ۔

کائنات کو نشو سے سرفراز فرمایا ۔ بہترین نشو (ارتقا) اور ابتدا فرمائی ۔ بہترین ابتدا تعین وقت فرما کر اشیا (جواہر) کو گردش دیدی اور اُن کے مختلف طبایع کو ایک جا کر دیا ۔ اور اُن کے آثار مستحکم کر دئے اور اُن کے لئے علایم شناخت لازم کر دے گئے اشیاء کی ابتدا سے پہلے اُن کا عالم تھا اُن کے حدود اور انتہا پر محیط تھا ۔ اُن کے قراین اور جوانب کا عارف تھا منزّہ ہے وہ پھر جس نے فضاؤں (فضاء اثیریہ) کو کھول دیا اور ہواؤں (سفیر) کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ۔ پھر ایک متموج و متلاطم سیّال کو فضاؤں میں جاری کیا ۔ جو تہ بہ تہ ذخّار تھا ۔
اس سیّال کو ایک تیز و تند اور توڑ دینے والی ریخ (گیاس) پر بار کیا ۔ پھر اُسی ریح کو مامور کیا کہ وہ اس سیال کو پلٹ دے اور اُسکی قوت پر مسلط رہے ۔ اور اُس کے حدود سے متصل رہے ۔

الهواء من تحتها فتيق والماء من فوقها
دفيق ۔ ثم انشاء سبحانه ريحا اعتقم
مهبها وادام مربها ۔ واعصف مجراها ۔
وابعد منشاها ۔ فامرها بتصفيق الماء الزخار
واثارة موج البحار ۔ فمخضته مخض السقاء
وعصفت به عصفها بالفضاء ۔ ترد اوله ۔
الى اخره ۔ وساجيه الى مائره ۔ حتى عب
عبابه ۔ ورمى بالزبد ركامه ۔ فرفعه في هواء
منفتق ۔ وجو منفهق ۔ فسوى منه سبع سموات
جعل سفلاهن موجا مكفوفا ۔ وعلياهن
سقفا محفوظا ۔ وسمكا مرفوعا ۔ بغير
عمد يدعمها ولا دسار ينتظمها ۔

اس ہوا (گیس) کے نیچے کشادگی تھی اور وہ سیال متموج تھا منزہ ہے وہ جس نے ایک اور ریح کو نشو دیا جس نے سیال کے حدود درو کے اور اُس کو بہنے سے باز رکھا۔ اور ایک جا قایم کر دیا اس ریح کے رفتار میں منشاء کے لحاظ سے تیزی دی اور اسکو ذخار سیال کے متلاطم کر دینے پر مامور کیا۔ پھر اس ریح نے فضاء بسیط میں اس سیال کو بڑی قوت سے جنبش دی (جیسے دہی کی مشک کو مسکہ کے لئے ہلاتے ہیں) کہ اس کا نقطۂ اولین آخر سے مل گیا۔ اور سکون حرکت میں آگیا۔ یہاں تک کہ ایک اوپر کا حصہ کف دریا کی طرح اونچا ہوا۔ تو اس کف کو مادّہ اثیریہ میں بلند کیا اور اُس سے سبع سموات کا تسویہ کیا سماء زیرین تھمی ہوئی موج کی طرح تھا اور سب سے بلند ایک محفوظ چھت کی طرح ہو گیا جو بے ستون ہو۔

ثُمَّ زَيَّنَهَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ - وَضِيَاءِ الثَّوَاقِبِ وَاَجْرٰى فِيهَا سِرَاجًا مُسْتَطِيرًا - وَقَمَرًا مُنِيرًا - فِى فَلَكٍ دَائِرٍ - وَسَقْفٍ سَائِرٍ - وَرَقِيمٍ مَائِرٍ -

پھر ان کو کواکب سے زینت دی اور ثواقب کی ضیاء سے مزین فرمایا - اور ان میں روشن سورج اور منور چاند کو جاری کیا جو دائر فلک ہیں اور سیار سقف میں اور متحرک فضاؤں میں رواں دواں ہیں -

(اس خطبہ کے بعض الفاظ کی تشریح جو دوسرے خطبوں میں فرمائی گئی ہے)

احال - گردش دی - حرکت حیات کا لازمہ ہے - جوہر کی حرکت مسترہ مسلّمہ ہے -

انشاء - نشو - تدریجی نمو - ارتقا -

اوقات - گردش کیلئے وقت ہے - اس لئے سائینس کی دنیا اس وقت کے متعلق بھی انکشاف کرسکتی ہے -

اشیاء - چونکہ خلقت جو (مادہ) اشیاء بیا کے پیشتر یہ لفظ استعمال فرمایا

گیا ہے اس لئے اس سے غیر متلازم جواہر مراد ہونگے۔

جو ۔ فضاء بتہ ۔ مادہ اثیریہ (ایتھر)

ریح گیس ۔ ہوا کا لطیف ترین جز ۔

سما ۔ سمو ۔ بلند ۔ کرۂ ارض کو گھیری ہوئی فضا (اتموسفیر) ثمّ استویٰ

الی السّمآء وھِیَ دُخَان ۔

غرائز ۔ خواص و لوازم طبیعت ۔

فلک ایر ۔ مدار سیارگان مغیض ظلمت و نور ۔ جو مکفوت

فتق ۔ ایک سلسلہ کا غیر مسلسل کر دیا جانا ۔ جدا کرنا (نظریۂ سحابیہ)

کانتا رتقا ففتقنا ھما

لأد ۔ قانون کشش ثقل ۔ قانون تجاذب عمومی (گراویٹیشن)

مختلفا تھا ۔ قانون تسلسل ۔ جواہر کے غیر متفق اجزا کا ملصق ہو جانا

ماءِ سیّال ۔ بہنے والی شئے ۔ پانی

ھوا ۔ مختلف گیسوں کا مخلوط مجموعہ (اٹموسفیر)

ان ارشادات پر غور فرمائے تو معلوم ہوگا کہ اگر اسلام اس محرک

خیال کو لے کر آگے بڑھجاتا تو یورپ سے بہت پہلے علم تکوین کی

تدوین ہو جاتی اور مادۂ اثیریہ (ایتھر) فورس اور انرجی یعنے قوت جاذبہ اور قوت حاربہ کشش ثقل اور علم ہئیت کے آہم ترین اصول ہماری سمجھ میں آجاتے۔

یورپ نے جو کچھ بھی علوم جدیدہ میں ترقی کی یہ بغیر محرک کے نہیں ہوئی ایک خیال کی صداقت دریافت کر کے انہوں نے اسپر عمارت کی بنیادیں رکھدیں اور اسی طرح مختلف انکشافات ہوتے گئے پیشوایان اسلام نے ہماری انتہائی ترقی کا خیال کرتے ہوئے کسی مقام پر ہم کو دوسروں کا ممنون احسان نہ رکھا بعض لوگوں کو یہ خیال گذرتا ہے کہ اسلام نے یونان سے علوم حاصل کئے اور اسپر اپنا رنگ چڑھایا۔ پہلے جان ہومیارڈ کی مشہور تالیف گریٹ کیمسٹس ملاحظہ ہو۔ کہتے ہیں کہ مقابلتاً جب یورپ انتہائی وحشت کی حالت میں تھا دنیائے اسلام کی تہذیب اوج پر تھی۔ عربوں نے اپنے مفتوحہ مقامات سے علوم اور تہذیب کو بڑی تیزی سے حاصل کیا اور جنگ یا فوجی انتظامات سے فرصت پاتے ہی علوم کی ترقی اُن کے پیش نظر رہی۔ کتب خانہ۔ دواخانہ۔ مدرّ

رصدگاہیں اور مختلف کالج بنوائے گئے جن کو حکومت نے پوری طرح امداد دی اور مدرسین اور منتظمین کا انتظام کیا۔ یونانی قلمی کتابیں ترجمہ کی گئیں ان پر مقدمات لکھے گئے ریاضی۔ فلسفہ۔ فن تعمیر۔ قانون ہندسہ اور گرامر اور ہر ایک قابل ذکر علم و فن کی پادشاہوں نے سرپرستی کی اور ممتاز اور قابل استادوں نے اس کو عروج دیا۔ اگرچہ مغرب اسلام کا اسلئے مرہون منت ہے کہ اُس نے یونانی مذاہب فکر کو یورپ میں پہونچایا۔ مگر باوجود اُس کے مسلمان ارتقاء انسانیت کے لئے بعض نہایت اہم علوم کے موجب بنے۔ خود لفظ الجبرا۔ یہ بتلاتا ہے کہ ریاضی کی اس شاخ کی ایجاد عربوں نے کی جس کو ہم آج تک انہی کے زبان کے مستعملہ لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ طب اور طبعیات میں انہوں نے بہت سے دور رس انکشافات کئے۔ مگر شاید یہ بیجا نہیں کہ علم کیمیا (کیمسٹری) میں اُن کو انتہائی کامیابیاں رہیں۔"

یہ سچ ہے کہ یونان نے ہم کو حرکت دی مگر تاریخ ملاحظہ ہو آل عباس کے پادشاہ ہارون رشید کے زمانہ سے یعنے ۸۰۳ء کے بعد تراجم کا کام شروع کیا گیا اور یونانی مکاتیب اور تخیلات اسلام میں آئے مگر علم کو

ے متعلق جو خطبہ او پر نقل کیا گیا ٦٣٢ء اور ٦٥٠ء کے درمیانی
ور کا ہے ملحوظ خاطر رہے کہ یونانیوں نے سحابیہ۔ اینتھر۔ جواہر
جان سماء حرکت شمس و سیارگان کے متعلق کبھی ایسی گفتگو نہیں کی اور نہ
سترہویں صدی بعد مسیح سے قبل کسی کو اس کا حسابی یقین تھا۔
خاتمہ پر یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ مذہب فقط خدا شناسی کا نام نہیں
گر ایسا ہوتا تو دنیا کا ہر علم اس مقصد میں مذہب سے زیادہ کامیاب
رہتا۔ علم نباتیات کا ایک عالم ایک پتہ کا مشاہدہ کرواکر ہم کو ایک
فوق الادراک قوت کی طرف ایک مبنی سے زیادہ موثوق رہبری
کر سکتا ہے اور ایک علم تشریح الابدان کا ماہر ایک ہادی سے
زیادہ خدا شناس ہو جاتا۔ مگر مذہب نام ہے قوانین کے ان مجموعہ کا جو
انسان کی ہر ضرورت کیلئے بنائے گئے ہوں دنیا کی ہر قوم اور ہر قوم کا
ہر فرد بلا اختلاف سن و سال بلا لحاظ تغیرات زمانہ اخروی خوف سے
اپنی دنیوی زندگی کو سدھارے اور ترقی کے راستے پر پڑ سکے گا ان ہو
باقی رہنے والے دین کے پیشوا اپنی قلیل سی مدت تبلیغ میں پوری کائنات
سے دنیا کو روشناس کرتے ہیں ان کا ایک ایک لفظ جامع و مانع ہوتا ہے
جس سے بنیادوں کا کام لیا جا کر علوم جدیدہ کی عمارتیں کھڑی کیجا سکتی ہیں فقط

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن